بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 7

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

حجابِ نسواں

قرآن کی روشنی میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پردے کا لفظ قرآن میں نہیں ہے۔قرآن میں حجاب کا لفظ ہے جس کا مفہوم پردہ ہے اور قرآن میں حجابِ نسواں کی حدود متعین ہیں۔اللہ کی بڑی واضح آیات ہیں جن میں حجابِ نسواں پر خصوصی توجہ دینے کا حکم ہے۔فلاحِ معاشرہ کو اللہ نے حجابِ نسواں سے مشروط کر دیا ہے۔حجاب کے بارے آیات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ما انزل اللہ کی پابندی کو اللہ نے فلاح کا ضامن قرار دیا ہے۔ان حدود میں زیادتی یا ان سے انحراف اللہ سے بغاوت ہے اور اللہ کی طرف سے تحفظ کا کوئی ضمانت نامہ نہیں ہے۔لہٰذا قرآنِ کریم سے انسان کی فلاح کیلئے جو بھی حکم ملتا ہے اُسے سمجھ لینا چاہیے تاکہ وہ اللہ کی حفاظت میں آجائے۔فلاحِ معاشرہ اور خصوصی طور پر عورتوں کی عزت و عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ نے جو بھی حکم دیا ہے۔اُنہیں اس حد کو توڑنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ ایسا کرنے سے اللہ کی حفاظت کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔اب دنیا کا کوئی قانون اور بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے سے قاصر ہے۔یہ حقیقت ہے کہ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نہ لے وہ غیر محفوظ ہوتی ہے اور حفاظت اللہ کے ما انزل اللہ قرآن کے ساتھ جڑے رہنے سے ہے۔الگ رہنے سے نہیں ہے۔

عزیزانِ محترم! عقل سے کام لیں عقل کو معیار نہ بنائیں۔قرآن کو معیار بنائیں۔اللہ کی منشاء کو عقل سے معلوم کریں اور اس کی اتباع کریں۔عقل پیمانے کے مطابق کام کرنے کے لئے دی ہے لہٰذا پیمانے کی اتباع کرنے والی عقل درست عقل ہے۔پیمانے سے دور کرنے والی عقل نہیں ہے بلکہ جہالت ہے۔آیئے قرآن کے اُن مقامات کی طرف جو حجابِ نسواں کی مفصّل نشان دہی کرتے ہیں اور کسی قسم کا ابہام نہیں رہنے دیتے۔انسانی معاشرے اور خصوصی طور پر عورت کے لئے غور و فکر کے لئے یہ آیات مرکزی حیثیت رکھتی ہیں کہ عورت چادر اور چار دیواری کی پابندی میں رہتے ہوئے آزادی اور تحفظِ معاش کا مطالبہ کرے ورنہ اللہ کی حدود شکن عورت کی نہ کوئی منزل ہے نہ کوئی مقام ہے۔نہ کوئی عزت ہے اور نہ کوئی آبرو ہے۔اس جمہوری دور میں تمام آزادیوں کے باوجود عورت غیر محفوظ ہے اور شمعِ محفل، جنسی تسکین کے سوا اس کا کوئی رول نہیں ہے۔اللہ کی حدود شکنی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔سورۃ الاحزاب آیت نمبر 59 غور و فکر کے لئے حاضر ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵۹ ترجمہ۔اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو کہہ دو۔ اپنی چادروں سے محلِ زینت اعضا کو چھپا لیا کریں ۔یہ حجاب بہترین طریقہ ہے کہ مسلم عورتوں کی پہچان ہو جائے پھر مسلم عورتوں کو ایذا نہیں دی جائے گی۔کیونکہ اللہ غفور اور رحیم ہے۔33/59

مذکورہ حکم کی تعمیل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حجابِ نسواں مسلم معاشرے کی پہچان اور شناخت ہے اس طرح

مسلم معاشرے کی خواتین کو غلط لوگوں کی طرف سے نقصان نہیں پہنچے گا۔جس زبردست اللہ نے یہ ضابطہ دیا ہے وہ تحفظ اور رحمت پہنچانے کی پوری قوت رکھتا ہے۔

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ 33/59۔ يُدْنِيْن کا سہ حرفی مادہ دن و ہے۔اس کے معنی قریب ہونا، کمتر ہونا، گھٹیا ہونا، قریب کرنا اور پردہ لٹکانے کے ہیں۔دنیا بھی اسی سے ہے کیونکہ یہ قریب ہے نظر آتی ہے اور آخرت دُور ہے اور نظر نہیں آتی۔ جلباب کی جمع جَلَا بِيْب ہے۔اس کے معنی چادر اور اُوڑھنی کے ہیں۔گویا منشاء ربانی ہے کہ عورتیں اپنی اُوڑھنیاں اس طرح لیں کہ اُن کے محلِ زینت ننگے جسمانی اعضاء نظر نہ آئیں۔اُن کی اُوڑھنیاں ہی دنیا بن جائیں یعنی جسمانی اعضاء اُوڑھنیوں میں چھپ جائیں۔ اسلامی معاشرے میں عورت کی چادر اور چار دیواری اُس کی عزت و احترام اور اُس کی شان و شوکت کی معراج ہے۔ حجابِ نسواں والا معاشرہ مطاہر اور فوزوفلاح کی سیڑھی کا ایک زینہ طے کرتا ہے۔حجاب عورت کی آزادی اور کام کاج کرنے کی صلاحیتوں میں رکاوٹ نہیں ہے۔لہٰذا چادر اور چاردیواری کے اندر رہ کر اُسے صلاحیتوں کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔عورتوں کی بے حجابی اور بے پردگی سے معاشرے میں جنسی کرپشن، بے حیائی اور بدکرداری اور بد اخلاقی کے ماحول کو پروان چڑھا کر اللہ کے پروگرام کی مخالفت کرنا ہے اور اللہ کی رِٹ کو چیلنج ہے۔قدیم جہالت کا نشان ہے۔33/33

لباس کے لحاظ سے عورتوں اور مردوں میں جلباب کا واضح فرق ہے۔اُوڑھنی لینے کا مردوں کو قرآن میں کوئی حکم نہیں ہے۔يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِن کا واضح مطلب ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر سے کھینچ کر نیچے چہرے تک اتنا قریب لے جائیں کہ چہرہ چھپ جائے۔لہٰذا الفاظ کے معنی سے اظہر من الشمس ہے کہ چہرہ چھپایا جائے۔یہ حکم اس صنفِ نازک کے لئے ہے جو اپنے احترام کے رشتے (ماں، بہن، بیٹی، بیوی) توڑ کر چادر اور چار دیواری کی دھجیاں بکھیر کر اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں سے غیر محفوظ کر رہی ہے۔غیر محرم لوگوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر کھیل رہی ہے۔اللہ کی حدود شکن بے وقوف مغرب زدہ عورت اپنے خیال میں آزادی کی شمع جلائے بیٹھی ہے حالانکہ اُس نے مردوں کی جنسی تسکین کے سوا اور کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔یہ اندازہ بھی صرف صاحبِ عقل جو وحی کا پیروکار ہو وہی لگا سکتا ہے۔اگر چادر اُوڑھنے کا حکم صرف عورت کیلئے نہ آتا تو شرم و حیا میں بے حجابانہ لباس کے تقاضے میں تفریق کرنا مشکل ہو جاتا اور عورتوں کیلئے حجاب متعین کرنا ناممکن ہوجاتا۔معاشرے میں بے حجابانہ جنسی بے راہ روی کو روکنے کیلئے کوئی دلیل نہ ہوتی۔اللہ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔حجاب کے بغیر باہر نکلنے پر پابندی ہے۔اب اس آیت پر عمل نہ کرنا غیر اسلامی ریاست کا طرّہ امتیاز ہے۔یہ غیر اسلامی طرز عمل اختیار کرنے والی عورتیں اسلامی ریاست میں کھلے عام فحاشی کی تشہیر نہیں کر سکتیں۔اسلامی سوسائٹی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اسلام کی امتیازی شناخت سے بغاوت کر رہیں

ہیں۔معاشرہ میں بے حجابانہ عورتوں کی حرکت فحاشی کا رجحان پیدا کرتی ہے۔اگر عورتیں اس قسم کی فحاشی پھیلانے سے باز نہ آئیں تو اُنہیں گھروں میں روک دیا جائے۔ سورۃالنساء آیت نمبر15 ملاحظہ فرمائیے۔

وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ فَاسۡتَشۡہِدُوۡا عَلَیۡہِنَّ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ شَہِدُوۡا فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ فِی الۡبُیُوۡتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰہُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ یَجۡعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیۡلًا ﴿۱۵﴾ ترجمہ۔عورتوں میں سے جو فحش حرکتوں کی مرتکب ہوں۔پس اِن کے خلاف اپنے میں سے چار گواہ کرلو۔پھر اگروہ گواہی دے دیں۔پھر ان کو گھروں ہی میں رُکنے کا پابند بناؤ حتّٰی کہ یہ ذلت آمیز سزا اِن کو کامل انسان بنا دے اور اللہ اِن کے لئے کوئی راہ پیدا کر دے۔15 بےحجابانہ معاشرہ جہاں عورتیں اللہ کی حدود کا پامال کریں وہاں عورتوں کے تحفظِ جان و مال اور عزت و آبرو کی اللہ کے ہاں کوئی ضمانت نہیں ہے۔

اَلّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ. 4/15: اَلّٰتِیۡ عورتوں کے لئے جمع کا صیغہ ہے۔مومنوں تمہاری عورتوں میں سے جو بھی فحاشی پھیلانے کے لئے عُریانی کی مرتکب ہوں۔جسم کے جن حصوں کو گھر میں جن رشتوں سے ننگا رکھنے کی اجازت تھی(24/31)۔جو عورتیں جسم کے یہی حصے زمانہ جاہلیت کی مانند اپنے گھروں سے بغیر اُڑھنیوں کے نکلتی ہیں۔یہ عورتیں فحاشی کی مرتکب ہیں۔ان کی بےپردہ آوارگی پر مسلم سوسائٹی میں چار گواہ مل جائیں توان عورتوں کو گھر میں قید کی ذلت آمیز سزا دی جائے۔یہاں تک کہ یہ ذلت آمیز سزا (الموت) انہیں کامل انسان بنا دے(یتوفھنّ)۔کہ وہ اس فحاشی سے باز آ جائیں اور شرافت کی چادر یعنی اوڑھنیاں لے کر باہر نکلیں۔حجاب یعنی پردہ اسلامی معاشرے کی پہچان ہے۔33/59 سورۃالاحزاب کی آیت نمبر32 اور33 ملاحظہ فرمائیے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿ۚ۳۲﴾ وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالۡحِکۡمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾ ترجمہ۔اے نبی کی بیویوں!تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو۔اگرتم نافرمانی سے بچنے والیاں ہو تو پھر ملائمت سے بات نہ کرنا۔وہ شخص جس کے دل میں ایمان کی کمزوری ہے پھر وہ غلط قسم کی طمع کرنے لگے اس لئے وہ لوگوں سے دستور کے مطابق بات کریں۔32 اپنے گھروں میں وقار سے رہو اورسابقہ دورِجاہلیت کی طرح بغیر اُڑھنیوں کے جسمانی اعضا ننگے نہ کرو(24/31)یعنی یہ فرضِ منصبی قائم کرواوردوسروں کا تزکیہ نفس کرو یعنی اللہ کی اُس کے پیغام کے ذریعے اطاعت کرو۔یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ اہل بیت تم سے پلیدی دورکر دے۔وہ تمہیں ایسا پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہوتا ہے۔33 تم اُن حکموں کو یاد کر لو جو تمہاری گھریلو زندگی کے بارے قرآنِ حکیم(اللہ کی آیات و حکمۃ) میں تلاوت کیا جاتا ہے۔یقیناً اللہ باریک بین خبردار ہے۔34

وَقَرۡنَ 33/33۔وَقَرۡنَ کا سہ حرفی مادہ وق ر ہے نون نسائی ہے ۔وقار سے گھروں میں رہنے کی تلقین ہے۔ واؤ کے بغیر قرن کے معنی کسی چیز کو کسی چیز سے باندھ دینا اور ملا دینا **قُرِنَتِ الۡاُسَارٰی فِی الۡجِبَالِ** قیدیوں کو اکٹھا کر کے رسیوں سے باندھ دیا گیا ہے۔**مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ** زنجیروں میں اکٹھے باندھے ہوئے۔ 4/38 آیت میں **قَرِیۡنًا** ساتھی، دوست اور رفیق کے لئے آیا ہے۔عورتوں کے بارے قرآن کا تصور یہی ہے کہ عورتوں کا وقار گھر کی چار دیواری میں ہے باہر جانے میں نہیں لہٰذا حکم یہی ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں پر وقار زندگی بسر کریں۔بلا ضرورت گھروں سے باہر نہ نکلیں۔

تَبَرَّجۡنَ 33/33۔ب ر ج اس کا بنیادی سہ حرفی مادہ ہے۔اس کے معنی بلند ہونے اور ظاہر ہونے کے ہوتے ہیں۔ **بَرَّجَ** کے معنی ننگا کرنا، ظاہر کرنا، آراستہ ہو کر نکلنا، کپڑوں سے باہر آ جانا اور اُوڑھنی لئے بغیر نکلنا۔نزولِ قرآن سے پہلے بے پردگی کا رواج تھا۔قرآن نے بے پردگی کو جہالتِ اولیٰ قرار دے کر عورتوں کے لئے پردہ داری اور اُوڑھنیاں لے کر گھروں سے نکلنے کی پابندی لگا دی ہے۔لیکن موجودہ دور، ترقی یافتہ دور جو وحی کی تعلیم سے آشنا ہی نہیں بے پردگی اور عورتوں کے ننگے پن اور بے حیائی کی جہالتِ اولیٰ کو روشن خیالی قرار دے رہا ہے۔جب معاشرہ اس حد تک گمراہ ہو جائے کہ جہالت روشن خیالی اور اندھیرے کو نور سمجھ لیا جائے تو ایسے معاشرے کے لئے عذابِ الٰہی کی وعید کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔بُرج۔قلعے، ستون، مینار اور گنبد کو کہتے ہیں۔ تَبَرَّجُ کے معنی بنا پردے اور بنا اُوڑھنی لئے گھر سے نکلنا کے ہیں۔اللہ نے عورتوں کو حجاب میں رہنے کا حکم دیا ہے۔جہالت میں عورت کی بے تکریمی کے ساتھ بے پردگی بھی عروج پر تھی لہٰذا جہالت کے اس فحش عمل پر اللہ نے پابندی لگا دی کہ کوئی مسلم عورت جہالتِ اولیٰ کی طرح بے حجاب باہر نہ نکلے۔زمانہ جاہلیت میں بے حجابانہ بغیر اُوڑھنی کے اپنی زینت چھپائے بغیر جس طرح عورتیں نکلتی تھیں قرآن نے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے۔وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ میں پہلی شرط تو یہ ہے کہ گھر کی چار دیواری میں رہ کر عورتیں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں کیونکہ گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ ہی اتنا بڑا ہے کہ باہر نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔بفرضِ محال باہر نکلنا بھی پڑے تو چادر اور اُوڑھنی میں اپنے محلِ زینت جسمانی اعضاء حجاب میں کر لے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 53 ملاحظہ فرمایئے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡذَنَ لَکُمۡ اِلٰی طَعَامٍ غَیۡرَ نٰظِرِیۡنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰکِنۡ اِذَا دُعِیۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانۡتَشِرُوۡا وَ لَا مُسۡتَاۡنِسِیۡنَ لِحَدِیۡثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکُمۡ کَانَ یُؤۡذِی النَّبِیَّ فَیَسۡتَحۡیٖ مِنۡکُمۡ ۫ وَ اللّٰهُ لَا یَسۡتَحۡیٖ مِنَ الۡحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِکُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِکُمۡ وَ قُلُوۡبِهِنَّ ؕ وَ مَا کَانَ لَکُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنۡ تَنۡکِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِکُمۡ کَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِیۡمًا ﴿۵۳﴾ ترجمہ۔اے مومنو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا سوائے اس کے کہ تم

کوکھانے کے لئے بلایا جائے۔پہلے جا کرکھانے کے پکنے کا انتظارکرنے والے بھی نہ ہونا۔لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو اُس وقت چلے جاؤ۔پھر جب کھاناکھا چکو تو وہاں سے چلے جاؤ۔اوراب کسی اور بات کے لئے دل لگا کر نہ بیٹھے رہو۔یقیناً یہ صورتِ حال نبی کو تکلیف دیتی ہے۔ پس وہ تم سے اصولی بات کہنے سے رک جاتا ہے(2/26)۔لیکن اللہ حق بات کہنے سے نہیں رکتا۔پس جب تم اِن عورتوں سے کوئی شے مانگو تو اُن سے پردے 7 کے پیچھے سے مانگا کرو۔یہ عمل تمہارے اور اُن کے ذہنوں کے لئے بہت ہی پاکیزہ ہے۔اللہ کے رسول کو ایذا دینا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔اور تم گھر میں اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی ازواج سے کبھی بھی نہ ملنا 8 یقیناً مذکورہ قانون کی خلاف ورزی اللہ کے ہاں گناہِ عظیم ہے۔53

حِجَاب سہ حرفی مادہ ح ج ب ہے جس کے معنی ڈھانپنا اور چھپانے کے ہیں اور حجاب وہ چیز ہے جو بطور پردہ چھپانے اور ڈھانپنے کے لئے استعمال کی جائے۔**وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۵۱** اورکسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اُس سے کلام کرے مگر وہ وحی سے کلام کرتا یا پردے کے پیچھے سے کلام کرتا ہے یا رسول بھیج کر کلام کرتا ہے۔پس وہ وحی کرتا ہے اپنے قانون کے مطابق جس کی وہ مشیت سازی کرتا ہے۔یقیناً وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے۔51 42/51 آیت میں اللہ انبیاء سے حِجَاب میں بات کرتا ہے۔اللہ نظر نہیں آتا۔اللہ کو سب نظر آتے ہیں ۔اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حِجَاب یکطرفہ ہے۔عورت حِجَاب میں ہے مرد حِجَاب میں نہیں ہے۔ عورت کے لئے اوڑھنی لازم ہے اور مرد کے لئے نہیں۔نگاہوں کا جھکانا شرم و حیا کا تقاضا ہے لہٰذا یہ عمل دونوں کے لئے ہے۔مالک نے مردو زن کے لئے جوحدود مقررکر دیں ہیں۔غلاموں کا کام عقل کے گھوڑے پر سوار ہوکرحدود کو توڑنا نہیں ہے بلکہ عقل کو وحی کے تابع کرکے زندگی گزارنا ہے۔ معاشرے کو وحی کے تابع کرنا ہے نہ کہ وحی کوکرپٹ معاشرے کے تابع کرنا ہے۔قرآن کے باقی احکام کی طرح حجابِ نسواں بھی معاشرے کی فلاح کا ضامن ہے۔جس معاشرے میں حجابِ نسواں نہیں وہاں اللہ کی طرف سے فلاح کی ضمانت نہیں ہے۔ حجابِ نسواں اور فلاحِ معاشرہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔24/31 حجاب کے لفظ نے عورت کا دائرہ کار متعین کر دیا ہے کہ وہ معاشرہ میں اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی حجاب کے دائرے میں رہ کر کر سکتی ہے لہٰذا حدود اللہ میں رہتے ہوئے اسلامی معاشرہ عورت کے فرائضِ منصبی کا دائرہ کار بنائے گا۔جہاں حدود اللہ ٹوٹے وہاں عورت کا کوئی فرضِ منصبی نہیں ہے۔عورت کی بے حجابی سے جو معاشرہ تشکیل پائے گا وہاں تخریب اور فساد کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔ایسے معاشرے میں جنسی بے راہ روی اور اخلاقی گراوٹ کا گراف ہی بلند ہو گا۔ اگر حُسنِ اخلاق گراوٹ اور جنسی بے راہ روی کا نام ہے تو پھر انسانی معاشرے میں وہ حسین لمحے کبھی بھی نہیں آ سکتے جس کے لئے انسانی معاشرہ خواب دیکھ رہا ہے۔آیت میں مردوں کو حکم دیا جا رہا ہے

کہ عورتوں کی پردہ داری اور حجاب کی دیوار توڑنے کی کوشش نہ کریں۔عورتوں سے جو چیز بھی مانگنی ہے پردے کے پیچھے سے مانگیں۔قرآن نے پردہ اور حجاب کے بارے عمر کا تقاضا بھی ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ 24/58,59,60 آیت میں گھر میں بھی تین اوقات میں بغیر اجازت کمروں میں جانا منع ہے اور عمر رسیدہ خواتین کے لئے حجاب کی کوئی قید نہیں ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْ ۢ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ ۟ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْکُمْ وَ لَا عَلَیْھِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَ ھُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَۃٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾ ترجمہ اے ایمان والو! تین اوقات میں اجازت لینی چاہئے تمہارے نوکروں کو اور اُن کو بھی جو تم میں سنِ شعور کو نہیں پہنچے صلٰوۃ الفجر سے پہلے اور جب تم اپنے لباس اتار کر دوپہر کو آرام کرتے ہو اور صلٰوۃ العشاء کے بعد۔یہ تین اوقات ہیں جو گھر میں تمہارے لئے پردہ تنہائی کے ہیں۔نہ تم پر اور نہ اُن پر کوئی گناہ ہے ان اوقات کے بعد کہ تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہو اسی طرح اللہ تمہارے لئے احکامات کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔58 اور جب بچے بھی تم میں سے سنِ بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہیے وہ بھی اسی طرح اجازت لیا کریں جیسا ان سے پہلے لوگ اجازت لیتے رہے ہیں۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔59 عمر رسیدہ عورتیں جو امیدوار نہیں ہوتیں نکاح کرنے کی پس ان پر گناہ نہیں کہ وہ اپنی حجابی چادر اتار دیں اب وہ زینت کو ظاہر کرنے والیوں سے مستثناء ہیں۔اور احتیاط کرنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ تو سننے والا، جاننے والا ہے۔60

غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ 24/60۔یہ عمر رسیدہ عورتوں کے لئے ہے جو نکاح کی اُمید سے فارغ ہیں۔اور اُن میں اب جسمانی زینت کو ظاہر کرنے والی دلکشی نہیں ہے۔ایسی عورتوں کو حجابی اُوڑھنی اُتارنے کی اللہ کی طرف سے اجازت ہے اگر احتیاط کے طور پر حجاب کریں تو بہتر ہے۔مُتَبَرِّجٰتٍ مُتَبَرِّجَۃ" کی جمع ہے۔اسمِ فاعل جمع مونث ہے اور حرفِ غیر کی وجہ سے مجرور ہے۔معنی ظاہر کرنے والیاں اور غیر کے معنی نہیں کے ہیں تو معنی ہوئے زینت کو ظاہر نہیں کرنے والیاں ہیں کیونکہ اب ان میں زینت کو ظاہر کرنے والی جوانی نہیں رہی ہے۔لہٰذا ان کو حجاب سے مستثنٰی قرار دے دیا ہے۔

لَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖٓ اَبَدًا 33/53۔پورے قرآن میں نکاح کا لفظ بطورِ اصطلاح مرد اور

عورت کے لئے ازدواجی رشتے کے بندھن کے لئے آیا ہے۔اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس کے لغوی معنی کہیں بھی نہیں لئے جا سکتے جب کہ اس کے لغوی معنی آپس میں ملنے کے ہیں۔ جیسے تَنَـا كَحَتِ الْاَ شْجَارُ درختوں کا آپس میں مل جانا، گتھ جانا کے معنی ہیں۔مذکورہ آیت میں نبی سلام' علیہ کی غیرموجودگی میں اُن کی ازواج سے ملنے سے منع کیا گیاہے۔33/55 آیت میں جو رشتے آپ کی غیرموجودگی میں آپ کی ازواج سے مل سکتے ہیں اُن کی فہرست ہے۔ اس لئے نکاح کے عمومی اصطلاحی معنی کو چھوڑ کر لغوی معنی ملنے کے کئے گئے ہیں کیونکہ ما قبل حجاب کا موضوع ہے لہٰذا ملنے کا معنی سیاق وسباق کے مطابق ہے ورنہ ان رشتوں سے نکاح کرنا جائز قرار پائے گا جو قرآن میں تضاد ہے اور آیاتِ مذکورہ کا موضوع بھی نکاح نہیں ہے۔کیونکہ 4/23 آیت میں یہ رشتے حرمت کی فہرست میں درج ہیں اس لئے ثابت یہی ہو رہا ہے کہ یہ آیت حجاب کے موضوع کو بیان کر رہی ہے لہٰذا نکاح کے موضوع کے لئے اس آیت کو استعمال کرنا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ 4/46 کے مصداق ہے اور سیاق وسباق سے ہٹ کر معنی لینے کے مترادف ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ۔

مومنین کو حکم دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔یہی انکے لئے تزکیہ نفس ہے یقیناً اللہ خبردار ہے اس سے جو وہ کرتے ہیں۔30 اور مومنات کو بھی حکم دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں مزید وہ اپنے محل زینت اعضائے جسمانی کو ظاہر نہ کریں مگر جو احتیاط کے باوجود ظاہر ہو گیا اس کی گرفت نہیں لیکن چاہیے کہ وہ اپنے ننگے محلِّ زینت حصوں پر اپنی چادریں اوڑھے رکھیں۔اور اپنے محلِّ زینت اعضائے جسمانی کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں اوراپنے باپوں اور اپنے شوہروں کے باپوں اور اپنے بیٹوں اوراپنے شوہروں کے بیٹوں اوراپنے بھائیوں اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں اور اپنی بہنوں کے بیٹوں اور اپنی عورتیں اور اپنے لے پالک یا نوکرانیاں اور ایسے نوکر جو مردانہ جنسی خواہش نہ رکھنے والے ہوں اور ایسے بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں ان کے سامنے زینت ظاہر کر سکتی ہیں اور ان کے ننگے پاؤں بھی زینت بیان نہ کریں تا کہ جو بھی محلِّ زینت چھپانا تھا وہ پاؤں سے ظاہر ہو جائے۔

اس حکم پر عمل کرکے اللہ ہی کی طرف سب رجوع کرو ۔اے مومنو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔31

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ 24/31۔ زینت کا سہ حرفی مادہ ز ی ن ہے جس کے معنی خوشنما بننا، آراستہ ہونا۔ **زَيَّنَ** بابِ تفعیل سے ہے۔اس کے معنی کسی شے کو آراستہ کرنے کے ہیں لہٰذا زینت وہ شے جس سے آرائش کی جائے یا ہر وہ شے جو حسین لگے اُسے زینت کہہ سکتے ہیں۔اب عورت کے پاس کون سے اعضاء ہیں جو زینت کا کام دیتے ہیں اور وہ دوسروں کے سامنے بطور زینت نمایاں کئے جاتے ہیں سب سے نمایاں گردن اور اس سے اوپر والا حصہ سر اور چہرہ ہے۔اس کے بعد ہاتھ اور پاؤں ہیں ۔ لہٰذا سرخی پاؤڈر، نیل پالش، مہندی، زیورات، ہار، کانٹے، کو کے، کلپ، جھانجھر اور پازیب وغیرہ انہیں اعضاء پر سجا کر زینت کو چار چاند لگانے کی کوشش ہوتی ہے ۔مذکورہ آیت میں زینت سے مراد ہار سنگھار یا میک اپ نہیں ہے کیونکہ یہ اُتارا بھی جا سکتا ہے اور میک اپ نہ کرنا بھی ممکن ہے۔اس صورت میں زینت کو ظاہر نہ کرنے سے کیا مراد ہے۔ظاہر ہے کہ یہ چادر اور اُوڑھنی کا تصور ایسی زینت کے لئے ہے جو اُتار کر نہیں رکھی جا سکتی۔یہ وہ محلِّ زینت جسمانی اعضاء ہیں جو گھر میں کام کاج کرتے وقت یا عام حالت میں گھر کے محرم رشتوں اور شوہر کے سامنے ننگے ہوتے ہیں۔چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ کون سے اعضائے زینت ہیں جو گھر میں کھلے ہوں گے لہٰذا حجاب کا مسئلہ بڑا واضح ہے جسم کے وہ حصے جن کو گھر میں محرم رشتوں کے سامنے کھلا رکھتے ہیں اُن کو غیر محرم رشتوں سے چھپانا ہے۔اُن رشتوں کی فہرست 24/31 آیت میں ہے۔گھر سے باہر جانا ہو یا گھر میں بھی اِن رشتوں کے علاوہ دوسروں کے سامنے اِن محلِّ زینت جسمانی اعضاء کا حجاب ہے۔حجابِ نسواں کیلئے آخر عورت کیلئے ہی چادر اور اُڑھنی کا اُوڑھنا فرض کیوں ہے۔فلاحِ معاشرہ حجابِ نسواں کے ساتھ کیوں مشروط ہے 24/31 عقل والوں کیلئے مقامِ تدبر ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق معاشرے کی فلاح اور اصلاح کے لئے مومنوں اس حکم کی پابندی کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔**زِيْنَتَهُنَّ** سے مراد عورتوں کی اپنی فطری اور قدرتی زینت ہے جو کسی زیور کی محتاج نہیں ہے۔قرآن اسی زینت کو چھپانے کا حکم دیتا ہے۔کچھ لوگوں کا خیال زینت سے مراد زیورات اور میک اپ ہے۔اُن سے مئودبانہ عرض ہے کہ ان کو چھپانے کی ضرورت نہیں ہے ان کو اُتارا جا سکتا ہے۔چھپانے کی ضرورت تو اُس شے کیلئے ہے جو اُتاری نہیں جا سکتی۔ نارمل لباس پہننے کے بعد جو حصے ننگے رہ جاتے ہے اور گھر میں کام کاج کے لئے محرم رشتوں سے چھپانے نہیں اُنہیں غیر محرم رشتوں سے چھپانے کے لئے اُوڑھنیاں لینی ہیں تو پھر **مَاظَهَرَ مِنْهَا** سے کیا مراد ہے۔یہ زینت کا وہ حصہ ہے جو چھپایا ہی نہیں جا سکتا۔اس میں عورت کی چال، موٹا اور پتلا پن اور اُس کا قد وغیرہ شامل ہے۔اس کے علاوہ حجاب کی پوری کوشش کے باوجود ہوا سے یا بچہ پکڑتے وقت بے حجابی کا عارضہ ہو جائے تو اس پر بھی اللہ کی گرفت نہیں ہے۔ اس قسم کی بے حجابی **مَاظَهَرَ مِنْهَا** کے دائرہ میں آئے گی۔**مَا ظَهَرَ مِنْهَا** میں کوشش کا عنصر غالب ہے کہ تمہارے سے جہاں تک ہو سکتا ہے

زینت کو چھپاؤ۔اس کے باوجود کچھ ظاہر ہو جائے تو گرفت نہیں۔ کوشش کا دائرہ یہاں تک ہو کہ تمہارے پاؤں بھی چھپے ہوئے ہوں کہ تمہارے پاؤں دیکھ کر بھی کوئی تمہاری زینت کا اندازہ نہ لگائے۔وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ سے مراد عورت کے زیورات جھانجھر اور پازیب نہیں ہے کیونکہ اس کی جھنکار سے تو عورت اور مرد کی شناخت نہیں ہوتی۔درست بات یہی ہے کہ عورت اپنے ننگے پاؤں سے بھی اپنی زینت کا اظہار نہ کرے۔ جُيُوْبِهِنَّ سے مراد محلِ زینت کے ننگے حصے۔جاب کے معنی کاٹنا، تراشنا، طے کرنا، گریبان بنانا، کھل جانا اور پھٹنا کے ہیں۔مومنات کے لئے حجاب کی قرآنی کیفیت ہی اے مومنو! فلاح و فوز کی ضامن ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورت اور مرد میں نظروں کا نہیں دل کا حجاب اور پردہ مقصود ہے۔یہ عجیب بات ہے۔جب کہ ان آیات سے ظاہری حجاب کے سوا کچھ ثابت نہیں ہوتا۔یہ حضرات بھی کوئی تصوف کی بات کر رہے ہیں جو ظاہری احکامات کی پرواہ کئے بغیر باطنی طریقت کے ذریعے اللہ سے ملاقات کر رہے ہیں۔اور یہ حضرات ظاہر کو چھوڑ کر کوئی باطنی مفہوم لے کر عورتوں کو بے حجاب کر کے معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کو پروان چڑھا رہے ہیں۔اگر یہ نظریہ درست مان لیا جائے تو سورۃ النور آیت نمبر 31 میں لَا اور اِلَّا کے حصر کے ساتھ زینت کا اظہار جن رشتوں کیلئے حلال ہے۔وہ رشتے اور زینت حقیقی نہیں تو پھر کیا ہے۔24/31 آیت میں عورتوں کو چادر اور چاردیواری میں رہتے ہوئے جن رشتوں سے زینت کے اظہار کی پابندی اُٹھائی ہے ۔دراصل ایک بہت بڑی حقیقت سے پردہ اُٹھایا ہے اور حجابِ نسواں کا مسئلہ سمجھنے میں بڑی آسانی پیدا کر دی ہے۔گویا جسم کے جن حصوں کو عورت مذکورہ آیت میں بیان کردہ رشتوں کے سامنے ننگا رکھ سکتی ہے۔ان رشتوں کے علاوہ باہر اور گھر میں بھی جسم کے یہ حصے حجاب میں ہوں گے۔اب حجاب کے مسئلہ میں کوئی اُلجھن اور پیچیدگی نہیں ہے بلکہ آسان اور دو ٹوک ہے۔ہر عورت جانتی ہے کہ گھر میں محرم رشتوں کے سامنے جسم کا کون سا حصہ وہ ننگا رکھتی ہے غیر محرم سے وہی حصہ چھپانا ہے۔اس بات میں ابھی کوئی ابہام نہیں کہ جو جسم کے حصے پہلے ہی لباس میں چھپے ہوئے ہیں اُن کی بات نہیں ہو رہی بلکہ یہ صرف اُن جسمانی حصوں پر چادر اُوڑھنے کی بات ہو رہی ہے جو محرم رشتوں کے سامنے کھلے تھے۔بڑی معذرت کے ساتھ اُن لوگوں سے میری عرض ہے جنہوں نے قرآن سے عورت بے حجابی کی سند مہیا کر دی ہے وہ اپنے نقطہ نظر پر نظرثانی کر لیں۔معاشرے میں عورت کے ننگے پن سے جو فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہے وہ اظہر من الشّمس ہے۔اور اس بُرائی کو پھیلانے والے اللہ کے ہاں اس کے جوابدہ بھی ہیں۔قرآن کی آیات تلاوت کرنے کے بعد بے حجابی کی حوصلہ افزائی هذا شیء" عجیب ۔

عزیزانِ محترم! قرآنی آیات سے تو عورت سر سے لے کر پاؤں تک سراپا حجاب میں نظر آتی ہے اور اُس کا سارا جسم سراپا زینت ہے۔محرم رشتوں سے جو جسمانی حصے ننگے ہوتے ہیں وہ غیر محرموں سے چھپانے ہیں۔قرآنی نقطہ نظر سے اللہ کے بیان کردہ رشتوں کے علاوہ کسی سے بھی بے حجابانہ گفتگو، ملاقات ، گھر سے باہر نکلنا بالکل ناجائز ہے۔اگر مردوں میں خواتین کی نمائندگی معاشرہ ضروری سمجھتا ہے تو 24/60 آیت کے مطابق عمر رسیدہ خواتین کو میدانِ عمل میں لائیں جو زندگی کے تجربات اور خواتین کے مسائل سے بخوبی آگاہ بھی ہیں اور اللہ کی طرف سے حجابی اُوڑھنی کی پابندی سے بھی آزاد ہیں۔یہ عورتیں حقوقِ نسواں کی بات ہو یا فرائضِ نسواں کی بات ہو جس پلیٹ فارم سے کھلے عام بات کرنی ہو کریں کوئی ممانعت نہیں۔پھر خواتین کی نمائندگی حجاب اور پردے کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔یہ ضروری نہیں کہ عورتیں بے حجاب مردوں کے کندھے سے کندھا ملا کر یا آمنے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہی باتیں کریں گیں تو نمائندگی کا حق ادا ہو گا۔یہ فحاشی اور بے حیائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔لہٰذا عورت بیوی، بہن، بیٹی اور ماں کے روپ میں معاشرے کی مقدس اور متبرک اکائی ہے اور مردوں کے فیصلوں میں دخل انداز بھی ہیں۔مردوں کا معاشرہ کہلانے کے باوجود مرد اس صنفِ نازک کے سامنے بے بس ہی نظر آتے ہیں۔یہ سب کچھ وحی سے دور ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔اگر وحی کی روشنی میں عورت اور مرد اپنی حدود کا تعین کر لیں تو اطمینانِ قلب میسر ہو گا۔ حدود سے تجاوز کر کے مرد اور عورت معاشرے میں کوئی صحت مند ماحول کی ضمانت مہیا نہیں کر سکتے۔بے حجابی اللہ کی حدود سے تجاوز ہے جو بے حیائی، فحاشی اور فساد ہے ۔عورت خود غیر محفوظ ہے اور تحفظ کی چادر سے محروم ہے۔اللہ نے عورت کو جو تحفظ کی چادر پہنائی،عورت نے مجبوری سے یا پھر اُس کا شوق ہے۔یہ مارکیٹ میں بکنے والی ایٹم سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ عورت اللہ کی عطا کردہ عزت و تکریم کی چادر اُتار کر شمع محفل بن کر مردوں کا کھلونا بن گئی ہے۔لہٰذا ہر خوبصورت کھلونے کی قیمت الگ الگ ہے۔ بہرحال یہ اللہ کی نافرمانی ہے درست کام نہیں ہے کیونکہ جب عورت کو ہی اپنے تحفظ سے کوئی غرض نہیں تو اللہ کے ذمہ بھی کوئی بات نہیں ہے۔عورت اللہ کے قانون پر عمل کیے بغیر اپنی عزت و آبرو کا تحفظ کرنے پر تلی ہوئی ہے جو ابھی تک ناکام ہے کیونکہ یہ اللہ کی منشاء کے خلاف ہے۔اسے معاشرے میں بے لگام آزادی کا سرٹیفکیٹ تو مل گیا ہے مگر اس نام نہاد آزادی میں جو کُتّے اسے اپنی حرص و ہوس کا نشانہ بناتے ہیں اُن سے اسے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

اے جاہلو! اللہ کی حدود کو توڑ کر دنیاوی زندگی کو حسین بنانا چاہتے ہو۔یہ صرف تمہاری تمنائیں اور خواہشیں ہیں اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔قانونِ فطرت یعنی اللہ کی کتاب کی خلاف ورزی کر کے تباہیوں اور بربادیوں کی جہنم کی شاہراہ پر سفر کرو اور خواہشات جنت کی لئے پھرتے ہو۔یہ احمقانہ فیصلہ ہے۔ابھی

وقت ہے اپنا رخ قرآن کی طرف موڑ لو۔اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو۔کتاب اللہ کو پکڑ لو۔اپنی خواہشات اور آرزوئیں اپنے رب سے ہم آہنگ کر لو۔جورب چاہیے وہی چاہو سب کچھ مل جائے گا۔قرآن کی روشنی میں اللہ اورآخرت پر ایمان لانےوالے کے لئے حجابِ نسواں کے مسئلے پر کافی دلائل مہیاکر دیئے ہیں۔ امید ہے اللہ اور آخرت پریقین رکھنے والے، اللہ کے سامنے جواب دہی سے ڈرنے والے اللہ کی طرف سے پیش کی جانے والی آیات پر ضرور غور فرمائیں گے جو اس کتابچے میں درج ہیں۔ہماری دعوت صرف اتنی ہے کہ اللہ کی آیات کی اتباع کریں اور جو ہماری ذاتی بات اور خواہش ہے اُس کی اتباع نہ کریں۔ اُس معاشرے کا کیا جائے جہاں مرد تو بےروزگار ہوں وہاں عورتوں کےلئے مواقع پیدا کرنا جنسی بے راہ روی کو جنم دینے کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔معاشرے کی یہ حالتِ زار دیکھ اقبال کااحتجاج ملاحظہ ہو۔

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے ہندو یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال مرد بے کار و زن تہی آغوش

عورتوں کو چادر اور چار دیواری کے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کام کرنے سے منع نہیں کرتا۔قومی ترقی بےحجابی اور بے حیائی کا نام نہیں ہے کہ عورتیں کپڑے اُتار دیں گیں تو قوم ترقی یافتہ ہو جائے گی ورنہ دقیانوسی رہے گی۔افسوس ہے کہ معاشرے نے بےحجابی، بےحیائی، بے پردگی اور ننگے پن کی جہالتِ اُولیٰ کا نام روشن خیالی اور ترقی رکھ لیا ہے۔پھر اقبال کا احتجاج ملاحظہ ہو۔

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی نسوانیتِ زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

قرآنی شرافت، شرم و حیا، حجاب و پردہ کی روشن خیالی اور انسان کی حقیقی ترقی کو جہالت اور دقیانوسیت قرار دے کر آج کا جدید انسان قرآن سے دور اندھیروں میں امن و سلامتی تلاش کر رہا ہے۔ اب یہ امن کی فاختہ کہاں سے آئے گی جب اس کے وارثوں نے ہی اس کا گلا گھونٹ دیا ہو۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے اب کہاں سے آئے گی ندا لا الہ الا اللہ

قرآن جس سے معاشرے میں تحفظ پیدا ہونا تھا جب قرآن والے ہی اُس سے بے گانہ ہو جائیں تو باقیوں کا کیا قصور ہے۔ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ